باسمہٖ سبحانہٗ

قل أطيعوا الله والرسول فإن تولوا فإن الله لا يحب الكافرين

سورۂ آلِ عمران

فتنۂ انکارِ حدیث

اور

اُس کا پسِ منظر

از

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز
اِدارہ اسلامیات

باسمہ سبحانہ

قل أطیعوا اللہ والرسول فإن تولوا فإن اللہ لا یحب الکافرین

سورۃ آل عمران

فتنہ انکارِ حدیث

اور

اُس کا پسِ منظر

از

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مُہاجر مدنی

ناشر

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور ۲

(۶) منکرینِ حدیث اٹکل پچو بہت سی جاہلانہ باتیں کرتے ہیں۔ ان باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فلانی بات قرآن میں نہیں ہے لہٰذا دین میں نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے دین میں شامل فرمانا ہوتا تو اس کا حکم بھی نازل فرما دیتا۔ کیا اللہ کو یہ حکم نازل کرنے کی قدرت نہیں تھی؟ اس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کیوں دلوایا؟

ان جاہلوں کو اپنے خیال میں قرآن سے عقیدت ہے لیکن قرآن کے نازل فرمانے والے کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنانے میں ذرا بھی باک محسوس نہیں کرتے وہ خالق و مالک ہے، اسے سب کچھ اختیار ہے۔ اگر اس نے کتاب نازل فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ اس کی تشریح و تفسیر عائد فرما دی اور بہت سے احکام آپ کی زبانی بیان کروا دیئے تو اس سے ناگواری کیوں ہے؟ خدائے تعالیٰ پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ قرآن ماننے کے دعویدار بھی ہو اور کفریہ باتیں بھی کرتے ہو۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ط

(۷)۔ قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ،[۱] (یعنی رسول نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں، اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال قرار دیتے ہیں۔ اور گندی چیزوں کو ان پر حرام قرار دیتے ہیں)

---

[۱] سورۂ اعراف ع ۱۹ ۔